خودنوشت

مولانا دین محمد وفائی

دوستوں کا اصرار :

صا سلف صالحین کی پیروی میں بعض دوستوں کے حکم کے مطابق میں اپنی ناچیز زندگی کا احوال لکھنا چاہتا ہوں گرچہ یہ خیال یہ بھی آتا ہے کہ آخر دنیا میں کون سا بڑا کام کیا ہے جس کی وجہ سے اپنی سوانح لکھنے کا اپنے آپ کو اہل سمجھوں ۔ زندگی خواب کے طور پر گزر رہی ہے ۔ یادگار کے طور پر صرف چند سطریں لکھی جارہی ہیں

خاندان :

دین محمد وفائی ولد خلیفہ حکیم گل محمد ولد حکیم مولوی میر محمد ولد حکیم محمد صالح قوم بھٹی ولادت ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ گاؤں کھتی عرف نبی آباد جو تعلقہ گڑھی یاسین ضلع سکھر کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے میں ہوئی ۔

تعلیم :

ابتدائی تعلیم کے وقت فارسی کی کتب پندنامہ عطار اپنے والد مرحوم کے پاس پڑھیں بمشکل نو برس کی عمر تھی کہ پدری شفقت کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور یتیمی کی حالت میں اپنی والدہ کی آغوش شفقت میں پرورش پائی ۔ فارسی کا سارا نصاب سکندر نامہ نظامی اور بہار دانش انشاء خلیفہ وغیرہم اپنے عزیز مرحوم میاں حاجی محمد اسلم کے پاس ختم کیا ۔ ۱۳۲۴ھ میں عربی شروع کرنے کے بعد بعض وجوہ سے پڑھائی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی آخر ۱۳۲۵ھ سے لے کر حضرت مولانا ابوالفیض غلام عمر جتوئی دامت فیضانہ گوٹھ سونی جتوئی تعلقہ لاڑکانہ میں ۱۳۳۰ھ تک

مترجم : پروفیسر جمشید علی خان گورنمنٹ ڈگری سائنس اینڈ کامرس کالج اورنگی ٹاؤن ۔ کراچی ۔ ۷۵۸۰۰

پانچ برسوں میں عربی کی تمام درسی کتب منطق کبری کے رسالوں ملاجلال اور میرزاہد سمیت ختم کرکے تحصیل علم سے فراغت حاصل کی۔ اس وقت میری عمر بمشکل ۱۹ برس کی تھی۔ اسی دوران میں والدہ محترمہ نے سکھر کے عزیزوں میں میری شادی کردی۔ اس کے ایک سال کے بعد والدہ کا بھی انتقال ہوگیا

عملی زندگی کا آغاز اور حضرت پاٹائی کا فیضان :

تحصیل علم کے بعد حضرت استاد صاحب کے حکم سے ان کے مدرسہ میں درس و تدریس کے لیے ۲ سال تک رہنا پڑا۔ اس دوران میں استاد الاستاذ مخدوم حضرت حاجی حسن پاٹائیؒ کی صحبت کے فیض سے بہت کچھ حاصل ہوا۔ ان کی بے پایاں فقہی تحقیقات سے استفادے کے علاوہ دلائل الخیرات اور حزب البحر اور قصیدہ بردہ کے اجازت نامے عطا ہوئے۔ انھیں دلائل الخیرات کی اجازت مخدوم حاجی صاحب شیخ عبدالحق مہاجر مکی سے تھی اور حزب البحر کی اجازت کا سلسلہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے وابستہ تھا۔ ان وظائف میں سے آج تک حزب البحر کا آج تک صبح و شام ورد رہتا ہے

رانی پور کا قیام

۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں رانی پور کے جیلانی پیر صاحبان کے صاحبزادگان کی تعلیم کے لیے تقرر ہوا۔ مگر ۱۹۱۶ء میں قدرت نے ایسا انقلاب برپا کیا کہ مجبوراً رانی پور کو الوداع کہنا پڑا اسی دوران میں سکھر میں دوسری دفعہ نکاح ہوا۔ ... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس بیوی کے بطن سے اولاد عطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو صالح اور سعادت مند بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین۔

رانی پور کے فوراً بعد ہی ٹھلاہ شریف تعلقہ "لیدریاء" میں پیر سید امام الدین راشدی کے فرزند کی تعلیم کے لیے سفر کرنا پڑا۔ پیر صاحب کی صحبت کا فیض اکسیر جیسا تھا۔ ان کی عنایات کا شکریہ زبان و بیان سے ناممکن ہے۔ حضرت پیر صاحب کے پاس قیام کے وقت قدوۃ العارفین حضرت پیر سید محمد رحمۃ اللہؒ صاحب العَلَم (جھنڈے والے) سے بار بار شرف ملاقات حاصل ہوتا رہا۔ جن کے فیضِ صحبت ابرالوار اقدس سے خاکسار کی امیدوں کا دامن مالامال ہوتا رہا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک :

تحریک خلافت میں حصہ

۱۹۱۹ء میں جنگ عظیم کے خاتمہ کے فوراً بعد سندھ میں تحریک خلافت شروع ہوئی جس کی وجہ سے ٹھلاہ شریف کو خیرباد کہا اور تحریک خلافت میں حصہ لینے لگا۔ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے مولوی فیض الکریم نامی (ایک احمدی) شخص نے ترکی خلافت کے خلاف اور حجاز کے بانی شریف حسین کے دفاع میں ایک رسالہ لکھا جس کا سرکاری اہتمام میں انگریزی ترجمہ کرایا گیا۔ اور شکارپور کے دو بھائیوں نبی بخش اسسٹنٹ کمشنر اور عبدالقادر ڈپٹی کلکٹر لاڑکانہ نے عجیب چالوں کے ذریعے کچھ علماء اور سندھ کے سجادہ نشینوں سے اس رسالہ پر تائیدی دستخط کرلیے یہ رسالہ ہزاروں کی تعداد میں کراچی کے "ڈیلی گزٹ پریس" میں چھپوایا گیا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ترکی کے ساتھ لوگوں کی ہمدردیاں ختم ہوجائیں اور شریف مکہ جو انگریزوں کا طرفدار تھا، کا تحفظ کرایا جاسکے۔ اس رسالہ کی مخالفت کا پہلا خیال از خود اس خاکسار کو ہوا جس کے بعد شیخ عبدالعزیز مالک اخبار الحق سکھر کی رفاقت میں رسالہ کے خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا اور قدوۃ السالکین حضرت مولانا سید تاج محمود امروٹیؒ کی خدمت میں امروٹ شریف میں رہ کر اظہار الکرمتہ نام سے تحقیق الخلافت کے استرداد میں رسالہ لکھا گیا۔ جس کو مارچ ۱۹۲۰ء میں لاڑکانہ خلافت کانفرنس کے موقع پر چھپوا کر تقسیم کرایا گیا۔ اس کانفرنس میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبدالباری مرحوم لکھنوی اور مولانا شوکت علی شریک ہوئے تھے۔ اس کے بعد مجھے جمعیت علماء سندھ کا ناظم مقرر کیا گیا بایں وجہ کراچی میں رہنا پڑا۔

اخبار نویسی کی زندگی

اخبار نویسی کی زندگی سے مجھے طالب علمی کے زمانے ہی سے قدرتی دلچسپی تھی۔ مگر ان ارادوں کو عملی صورت میں ظاہر کرنے کا سبب مولوی عبداللہ صاحب میرپوری جھنڈائی (جھنڈے والے) بنے اور پھر شیخ عبدالعزیز محمد سلیمان مالک اخبار الحق سکھر کی مدد سے مضمون لکھنے کی مشق شروع ہوئی۔ رانی پور کے زمانے میں قادیانیوں کے جواب میں "صحیفہ قادریہ" کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا

ھلاہ کے زمانے میں "المکاشف" نامی ایک ماہوار رسالہ پیر سید عبدالغفار شاہ راشدی کی سرپرستی میں جاری کیا گیا۔ ۱۹۲۰ء میں الوحید کے اجراء کے آغاز ہی سے مجھے معاون مدیر مقرر کیا گیا اور الوحید کے دفتر میں آگیا۔

۱۹۲۲ء سے رسالہ توحید میری ادارت میں کراچی سے شائع ہونا شروع ہوا۔ ۱۹۲۷ء میں مرحوم پیر سید حزب اللہ شاہ عرف جیئل شاہ شہید کی سرپرستی میں سکھر سے ہفت روزہ "الحزب" جاری کیا گیا لیکن اس کے بعد فوراً مجھے الوحید میں بلوایا گیا (اس زمانے میں) میری زندگی اور الوحید کے درمیان صرف ایک سال کی جدائی رہی ہے نہیں تو میں اس کے اجراء سے لے کر آج تک بحمد اللہ اسی کے ساتھ وابستہ رہا ہوں۔ اور اس کے ذریعہ جو (ملی و قومی) خدمات انجام انجام دی گئی ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بڑے اجر کی توقع ہے۔

تصنیفات و تالیفات اور اردو ترجمہ

ایڈیٹری کے کام کے ساتھ سنجوگی شعبوں میں تبلیغ کی خدمات بھی انجام دیں ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب خاکسار نے تالیف و تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے بیشتر چھپ کر شائع بھی ہوچکی ہیں۔

(۱) تاریخ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) (۲) صدیق اکبرؓ (۳) فاروق اعظمؓ (۴) سیرت عثمانؓ (۵) حیدر کرارؓ (۶) خاتون جنتؓ (۷) نومسلم ہندورانیاں (۸) غوث اعظمؒ (۹) یادجاناں (مسٹر جان محمد جونیجو بیرسٹر کی حیات و خدمات) (۱۰) راحت الروح تذکرہ مخدوم نوح ہالائی (شائع نہیں ہوئی) (۱۱) توحید اسلام ترجمہ تقویۃ الایمان (عقائد) (۱۲) نماز سندھی مترجم (فقہ حنفی) (۱۳) اعتقاد صحیح (مذہب اہل حدیث) (۱۴) مقصدِ زندگی (علم نفس کا فلسفہ) (۱۵) الختم علی فم الخصم (ردِ قادیانیت) (۱۶) لاجواب تحریر قرآنی (۱۷) صداقت (۱۸) ہندو دھرم اور قربانی (رد آریہ و ہنود) (۱۹) الہام الباری ترجمہ تجرید البخاری، تین جلد (حدیث) (۲۰) ترجمہ فتوح الغیب (تصوف نامکمل) (۲۱) رسوم موتیٰ (فقہ و عقائد) غیر مطبوعہ (۲۲) علاج اسپ گھوڑوں کے امراض اور علاج) مطبوعہ (۲۳) تذکرہ مشاہیر سندھ (۲۴) اظہار الکرامۃ فی مسئلۃ الخلافۃ والامامۃ (اسلامی سیاست) (۲۵) اذکار حسین (رد شیعہ)۔

ان کتب میں جو نامکمل اور غیر شائع شدہ ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور پر زور دعا ہے کہ ان کی تکمیل اور انتہا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور عام خلق خدا کو ان سے بہرہ ور کرے۔

حج کی سعادت

اس وقت عمر کی چار دہائیاں گزر چکی سفید بال بڑھاپے کی نشانی ظاہر ہو چکے ہیں مجھ جیسے کمزور اور مفلس کو ۱۹۳۳ء میں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ، مسجد نبوی اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف عطا فرمایا۔ یہ سفر انتہائی امیرانہ انداز میں ہوا جس کو میں اللہ تعالیٰ کی ان نوازشات کا کرشمہ سمجھتا ہوں جو اس نے مجھ پر فرمائی ہیں۔

دعا:

آئندہ کے لیے صرف ایک ہی آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل صالح کی توفیق عطا فرمائیں اور ایمان پر خاتمہ ہو اور میری اولاد کو اپنی سعادت، صلاحیت اور ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین[1]

یکم رجب ۱۳۵۳ھ بمطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء (بقلم دین محمد وفائی)

---

[1] مولانا دین محمد وفائی مرحوم کی یہ خود نوشت ۱۹۳۴ء کی یادگار ہے جو الہام الباری ترجمہ تجرید البخاری کی پانچویں جلد میں شامل ہے۔ اس کے بعد تقریباً سولہ برس مولانا زندہ رہے اور اس دوران انھوں نے صحافتی زندگی، اور تصنیف و تالیف کے کئی کارنامے انجام دیئے۔ ۱۹۴۳ء تک الوحید سے تعلق رہا تو نیز ۱۹۵۰ء تک نکلتا رہا۔ اخبار آزاد سے ایک مدت تک ان کا تعلق رہا۔ شاہ لطیف کے بارے میں دو کتابیں تصنیف کیں۔ تذکرہ مشاہیر سندھ کو چار جلدوں میں مکمل کیا۔ اس کی ایک جلد چھپ بھی گئی ہے۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں مولانا عبید اللہ سندھی جب ۲۵ سال کی جلا وطنی کی زندگی گزار کر وطن لوٹے تو مولانا وفائی کا ان کی وفات تک خاص تعلق رہا اور مولانا وفائی کی سیاسی، فکری زندگی کا یہ ایک خاص دور تھا۔ اگر مولانا اپنے قلم سے اس دور کے نشیب و فراز کی کہانی لکھتے تو وہ عبرت و موعظت کا ایک خاص مرقع ہوتی۔ ۱۹۴۳ء میں الوحید سے مولانا وفائی کی علاحدگی ان کی زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے اس سے مرحوم کی فکر و بصیرت پر اہم روشنی پڑتی ہے۔

اب یہ مولانا مرحوم سے نسبت ارادت و عقیدت رکھنے والوں کا کام ہے کہ وہ ایک مفصل اور جامع حیات وفائی کی تالیف پر توجہ فرمائیں۔ (ایس بش)